115841 ـ تنگی اور شدت کے اوقات میں پڑھنے کے لیے کچھ سورتوں سے بعض آیات کی تخصیص

سوال

میں آپ سے قرآن کریم کی بعض آیات کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں جن کے متعلق شدت اور سختی کے اوقات اور مالی مشکلات میں پڑھنے کی نصیحت کی گئی ہے جسے ہم اردو میں " منازل " کا نام دیتے ہیں، میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں آیا اس پر عمل کرنا جائز ہے ؟
اسے پڑھنے کا سبب کا یہ ہے کہ گویا آپ اللہ سے دعا کر رہے ہیں وہ آیات درج ذیل ہیں:
سورۃ فاتحہ کی آیت، اور سورۃ بقرۃ کی آیات نمبر (1 ـ 5) اور (163) اور (255 ـ 257) اور (284 ـ 286) اور آل عمران آیت نمبر (18) اور (26) اور (27) اور الاعراف آیت نمبر (54 ـ 56) سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر (110 ـ 111) سورۃ المومنون آیت نمبر (115 ـ 118) اور سورۃ الصافات آیت نمبر (1 ـ 11) سورۃ الرحمن آیت نمبر (33 ـ 40) سورۃ الحشر آیت نمبر (21 ـ 24) سورۃ الجن آیت نمبر (1 ـ 4) اور سورۃ الکافرون اور سورۃ الفلق اور سورۃ الناس اور سورۃ الاخلاص. ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بغیر کسی شرعی دلیل کے قرآن کریم کی مخصوص آیات کسی مخصوص غرض کے لیے پڑھنا ہم جائز نہیں سمجھتے، اگر کوئی صحیح حدیث کسی معین سورۃ کے فضائل میں آئے اور مسلمان شخص اس فضیلت اور فائدہ کو حاصل کرنے کے لیے پڑھے تو جائز ہے.

لیکن کوئی شخص خود قرآن مجید میں سے بعض آیات کو چن لے اور اسے مشکلات کا حل اور مصائب سے چھٹکارا قرار دے، اور ان کو معاون سمجھے، بلکہ وہ اسے کسی کتاب میں لکھ دے اور اسے مسلمان کے لیے وضائف اور مستحب قرار دے تو یہ اتباع کی بجائے ابتداع یعنی بدعت کے زیادہ نزدیک ہے، اور مسلمان شخص کے لیے اس سے بچنا اور اجتناب کرنا اولی ہے اور اس پر عمل نہیں کرنا چاہیے.

قرآن مجید سارے کا سارا خیر و برکت اور اجروثواب کا باعث ہے، لیکن کسی معین آیت کا کوئی معین اثر کا دعوی کرنا، خاص کر اس قائل کا جو گمان ہے کہ یہ آیات شدت اور سختی کے اوقات میں مشکلات سے نجات اور مالی

مشکلات سے نکالنے کا باعث ہیں، اس کی دلیل ضروری ہے، اور اس کتاب کے مؤلف کے پاس کوئی دلیل نہیں جو اس نے بیان کیا ہے، اس لیے اس لیے اس پر متنبہ رہنا ضروری ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

یوگنڈا میں جب کوئی شخص اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہے اور خاص کر کشادگی رزق کی دعا تو وہ چند طلبا کو بلاتا ہے اور وہ جب آتے ہیں تو ہر ایک کے پاس سپارہ ہوتا ہے، اور قرآن کی قرآت کرنا شروع کرتے ہیں، ایک سورة یس کی تلاوت کرتا ہے اس لیے کہ یہ قرآن کا دل ہے، اور دوسرا سورة الكهف پڑھتا ہے اور تیسرا سورة الواقعة یا الرحمن یا الدخان یا المعارج، نون تبارك یعنی سورة الملك یا النساء کی تلاوت کرتا ہے، اور اس کے بعد دعاء ہوتی ہے، تو کیا یہ طریقہ اسلام میں مشروع ہے اور اگر اس کے برعکس ہے تو مشروع طریقہ کیا ہے، اور اس کی دلیل بھی دیں ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" قرآن مجید کو غور و فکر اور تدبر کے ساتھ تلاوت کرنا افضل ترین تقرب کا ذریعہ ہے، اور اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنا اور خیر و برکت اور رزق میں وسعت کی دعا کرنا خیر کی انواع اور مشروع عبادت ہے.

لیکن اس طریقہ پر قرآن کی تلاوت کرنا جو سوال میں بیان کیا گیا ہے - مخصوص سورتیں کئی ایک اشخاص کو پڑھنے کے لیے دینا، ہر ایک سورة پڑھے اور بعد میں وسعت رزق کی دعا کرے - یہ بدعت ہے؛ کیونکہ ایسا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ تو عملی طور پر ثابت ہے، اور نہ ہی قولی طور پر، اور نہ ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم سے بلکہ آئمہ سلف سے بھی یہ ثابت نہیں ہے.

اور پھر خیر و بھلائی اور بہتری تو سلف رحمہ اللہ کی اتباع اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر عمل کرنے میں ہے، اور دین میں نیا کام نکالنا بدعت اور شر ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے آپ نے فرمایا:

" جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی ایسا نیا کام نکالا جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے "

اللہ تعالی سے ہر وقت اور ہر جگہ اور ہر حالت میں چاہے شدت و سختی ہو یا آسانی میں دعا کرنی مشروع ہے، اور جس میں شریعت میں دعا کرنے کی رغبت دلائی ہے، اور پھر سجدہ میں اور سحری کے وقت اور نماز کے آخر میں سلام سے قبل دعا کرنے پر ابھارا ہے.

صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ثابت ہے:

" ہمارا پروردگار رب ذوالجلال ہر رات جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو آسمان دنیا پر نزول کرتا اور فرماتا ہے:

کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اسے عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اسے بخش دوں "

صحیح بخاری اور صحیح مسلم.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" رہا رکوع تو اس میں رب ذوالجلال کی عظمت بیان کرو، اور رہا سجدہ تو اس میں دعا زیادہ کوشش سے کرو، امید ہے تمہاری دعا قبول ہو جائے "

اسے احمد اور مسلم اور نسائی اور ابو داود نے روایت کیا ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بندہ رب کے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے، اس لیے دعا کثرت سے کرو "

اسے مسلم اور ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے.

اور صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تشھد سکھائی تو انہیں فرمایا:

" پھر تمہیں جو دعا پسند ہو اور اچھی لگے اس سے دعا کرو "

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 486).

ہم نے اپنی اس ویب سائٹ پر سوال نمبر (71183) کے جواب میں قرض کی ادائیگی میں ممد و معاون بعض وہ ادعیہ ذکر کی ہیں جو صحیح احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، آپ سے گزارش ہے اس کا مطالعہ کریں.

اور مزید آپ سوال نمبر (3219) اور (22457) اور (87915) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .